(۴) اسی کی نظر ثانی میں ہے :

تم ھذہ وبھذہ ماتقرران شبہۃ مساواۃ علوم المخلوقین طرا اجمعین بعلم ربنا الہ العلمین ماکانت لتخطر ببال المسلمین[1]

ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے :

قد اقمنا الدلائل القاھرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوق بجمیع المعلومات الالٰہیۃ محال قطعا، عقلا وسمعا[2]

ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے :

العلم الذاتی والمطلق والمحیط التفصیلی مختص باللہ تعالٰی وما للعباد الا مطلق العلم العطائی[3]

علم ذاتی اور بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظر خامس میں ہے :

لانقول بمساواۃ علم اللہ تعالٰی ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالٰی ایضا الا البعض[4]

ہم نہ علمِ الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی، مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسلِ خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیۃ النظر الثانی مطبعہ اہل سنت بریلی ص ۱۵
[2] " " " " " ۱۶
[3] " " النظر الثالث " " ۱۹
[4] " " النظر الخامس " " ۲۸

ف : الکلمۃ العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

خالص الاعتقاد
۱۳۲۸ھ
تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ غیب جاننے والا تو اپنے غیب پر سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے کسی کو قابو نہیں دیتا۔ ان آیتوں سے اللہ کے بندوں کے لیئے علم عطائی ثابت ہوا اور علم الٰہی کا کسی کی عطا سے نہ ہونا نص قطعی و دلیل عقلی سے ظاہر۔ تو بحمد اللہ عطائی و ذاتی کی تقسیم خود قرآن پاک سے مستفاد ہوئی۔ معترض صاحب آپ کے شرک کی نبضیں کدھر ہیں۔ وتحیرم اسی لیئے علامہ نووی وابن حجر ہیتمی مکی نے فرمایا۔ واللفظ للآخیر معناہ لا تعلم ذالک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ اما المعجزات والکرامات فباعلام اللہ لہم علمت وکذالک ما علم باجراء العادۃ۔ یعنی آیت سے غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سواء کسی کو نہیں رہے انبیاء کے معجزات و اولیاء کے کرامات یہاں تو اللہ کے بتائے سے علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادات کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔ معترض صاحب اب اپنے شرک کا الزام ان جلیل القدر علماء کو بھی دے دیجیئے۔ آگے لکھتے ہیں "کوئی ان سرپھروں سے پوچھے کہ ذاتی علم غیب تو غیر خدا کو ہو ہی نہیں سکتا پھر قرآن مجید میں جگہ جگہ یہ مضمون کیوں بیان کیا جا رہا ہے کہ "اللہ کے سوا کوئی علم غیب نہیں رکھتا"۔ جی ہاں مذکورہ الصدر علماء کرام کو بھی سرپھرا کہیئے اور ان سے بھی پوچھیئے کہ ذاتی علم غیب تو غیر خدا کو ہو ہی نہیں سکتا الخ اور ذرا آپ عقلمند اپنی قرآن فہمی کا بھرم رکھتے ہوئے ہمیں یہ بتا دیجئے کہ علم عطائی پر آپ جیسے توحید پرست شرک گاتے ہیں تو مذکورہ بالا آیتوں پر آپ حضرات کا ایمان رہا۔ آگے لکھتے ہیں کہ "اصل حقیقت یہ کہ عالم الغیب اللہ کی صفت ہے۔ سبحان اللہ یہ لیاقت علمی ملاحظہ ہو کہ عالم الغیب اللہ کی صفت ہے۔ اجی صاحب بہادر عالم الغیب صفت محضہ نہیں ذات موصوف بعلم کا نام ہے۔ پھر لکھتے ہیں "کسی دوسرے کے لیئے اس صفت کا استعمال درست نہیں" صفت کے استعمال کا کیا مطلب ہاں یوں کہیے کہ کسی دوسرے کے لیئے اس اسم صفت کا استعمال درست نہیں"

بے شک عالم الغیب کا استعمال غیر اللہ کے لیئے روا نہیں مگر علم غیب بعطاء الٰہی اللہ کے بندوں کے لیئے ثابت اور اشرف علی نے تو حفظ الایمان میں حضور جیسا علم ہر صبی و مجنوں و تمام حیوانات و بہائم کے لیئے مانا۔ اور رشید و خلیل نے براہین قاطعہ میں شیطن و ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ بتایا والعیاذ باللہ۔ معترض صاحب اپنے ان بزرگوں کو کیا کہے گا۔ آگے لکھتے ہیں "اور غیبی خبروں کا دینا یہ ایک الگ مسئلہ ہے"۔ جی اس مسئلہ کا کیا نام ہے کیا یہ علم عطائی نہیں۔ ناظرین کرام دیکھیں کہ اب تو معترض صاحب بھی ان کہی بولتے نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر بطور معجزہ غیبی خبریں اللہ کے حکم و اجازت سے بتلاتے ہیں اور معجزہ کسی پیغمبر کا اپنا فعل نہیں ہوتا۔ معجزہ اللہ کا فعل ہوتا ہے الخ۔ ناظرین کرام اس فقرہ پر غور فرمائیں کہ اللہ کے پیغمبر بطور معجزہ غیبی خبریں اللہ کے حکم سے الخ آیا یہ علم عطائی کا اقرار نہیں ضرور ہے کہ بتلانا علم کو مستلزم ہے۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر اللہ کی عطا سے غیب جانتے غیب بتاتے ہیں۔ اور یہ غیب جاننا بتانا ان کا معجزہ ہوتا ہے۔ حق وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ معترض نے علم عطائی کو خود قبول کیا وللہ الحمد۔ رہا معترض کا یہ کہنا کہ "معجزہ کسی پیغمبر کا اپنا فعل نہیں ہوتا" میں کہتا ہوں کہ ایک معجزہ پر ہی کیا موقوف کوئی فعل کسی کا اپنا نہیں ہوتا۔ سب کے افعال کا خالق اللہ ہی ہے خلقکم وما تعملون۔ اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو۔ پھر جناب نے خود ہی کہا کہ غیبی خبریں اللہ کے حکم و اجازت سے بتلاتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں جب معجزہ کسی پیغمبر کا اپنا فعل نہیں ہوتا تو آپ نے کیسے کہہ دیا کہ غیبی خبریں بتلاتے ہیں۔ اس فعل کی ان کی طرف نسبت کس معنی کی ہے۔ نیز اللہ عزوجل حضور صلی اللہ

نہایت جلوہ گر گردید الی قولہ وعنایت رحمانی و تربیت یزدانی بلا واسطہ احدی متکفل حال ایشان شد۔
ناظرین کرام دیکھیں یہ وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہی علی مرتضیٰ ہیں جن کے لیئے تقویۃ الایمان میں کہا تھا "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" لیکن جب اپنے پیر کی بات آئی تو وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تصرف والے ہو گئے کہ خواب میں تشریف لا کر کھجوریں بھی کھلائیں اور اسمٰعیل کے پیر کو راہِ نبوت کا سالک بھی بنائیں اور علی مرتضیٰ اور فاطمۃ الزہراء ایسی مختار ہوئیں کہ پیرجی کو نہلا گئے اور لباس فاخرہ پہنا گئے تو ان کے اوپر طریق نبوت کے کمالات نہایت جلوہ گر ہو گئے۔ اور براہ راست عنایت رحمانی ان کی کفیل حال ہو گئی اور نبوت کس چیز کا نام ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ معترض بہادر ایسے امام کا دم بھرو اور پھر دوسروں کا عقیدہ مصنوعی بتاؤ۔ ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور عالم الغیب ہیں بالکل افتراء ہے۔ عالم غیب مثل رحمٰن و قیوم و قدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات باری میں سے ہے اس کا اطلاق غیر خدا کے لیئے ہم اہلسنت کے نزدیک حرام و ناجائز ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ انبیاء و اولیاء کے لیئے علم غیب کا حکم ہی ثابت نہ ہو، بے شک وہ بعطاء الٰہی انبیاء کرام کے لیئے اور ان کے فیض متابعت سے اولیاء کرام کے لیئے ثابت ہے۔ بحمد اللہ ہم نے اس کا ثبوت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ ولی دہلوی کے کلمات سے دیا بلکہ خود امام الطائفہ کے اپنے پیر کے حق اس قول بدتر از بول سے بھی دیا معترض بہادر ابھی اگر کچھ چاہتے ہیں تو ٹھہریں۔ معترض کا یہ کہنا کہ "بس فرق رہے کہ اللہ کا علم غیب ذاتی ہے اور حضور کا علم غیب عطائی ہے" اقول وبحول اللہ احوال۔ بس یہی فرق ہرگز نہیں بلکہ بہت سارے فرق ہیں باذن اللہ انہیں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب انباء المصطفیٰ سے نقل کروں۔ فرماتے ہیں افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروریۃ البقاء یہ جائز الفناء وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل ان عظیم تفرقوں کے باوجود احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو اھ معترض صاحب بہادر یہ پورے چودہ فرق ہوئے منجملہ ان کے ایک فرق یہ بھی ہے مگر آپ یہی گا رہے ہیں کہ بس یہی فرق ہے کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور حضور کا علم غیب عطائی ہے اولاً منہ بھر کے جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی۔ ثانیاً یہی فرق قاطع شرک ہے اور سارے مذکورہ تفرقوں کا جامع ہے اس لیئے علم الٰہی عطائے غیر سے نہیں اور غیر کا علم اس کی عطا سے جیسا کہ ظاہر ہے تو علم الٰہی نہ ہوگا مگر ذاتی اور ذاتی نہ ہوگا مگر واجب قدیم نامخلوق الخ اور غیر کا علم نہ ہوگا مگر عطائی اور عطائی نہ ہوگا مگر حادث تو اس تفرقہ کو جناب نہ ماننا اور اس کے متعلق یہ کہنا کہ "اس سے شرک کے دروازے کھلتے ہیں" اس کے متعلق سوا اس کے کیا کہوں کہ اس تقسیم نے تو شرک کے دروازے کھولے بلکہ توڑ دیئے۔ ہاں معترض بہادر آپ حضرات نے علم عطائی ماننے پر آنکھیں میچ کر شرک کا ستارہ گیت گا کر کفر و ضلالت کے لیئے سب رستے کھول دیئے۔ والعیاذ باللہ العلی العظیم۔ معترض صاحب بہادر ذرا قرآن تو اٹھا کر دیکھئے اللہ عزوجل کی عطا کے جلوے نظر آئیں گے۔ وقال تعالیٰ وعلمک مالم تکن تعلم تمہیں وہ سب سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے۔ وقال عز وجل الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان۔ رحمٰن نے قرآن سکھایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا انہیں گزشتہ و آئندہ کا بیان بتایا۔ وعلم اٰدم الاسماء کلھا۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے نام سکھا دئیے۔ نیز فرماتا ہے۔

انوارِ رضا
رحمۃ اللہ علیہ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور

بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علاشانہ سے بھی جائز ہوگی، یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالٰی کے لیے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں اور حق تعالٰی شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل تدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

حضرت ملا علی بن القاری الحنفی رح تحریر فرماتے ہیں کہ:-

ولما جرى لام المؤمنين عائشة
ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن

يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحي
من الله تعالى ببراءتها وعند هؤلاء
الغلاة انه عليه السلام كان يعلم
الحال وانه خيرها بلا ريب واستشار
الناس في فراقها ودعا بريرة فسالها
وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت
الممت بذنب فاستغفري الله وهو
يعلم الحال على يقين انها لم تلم
بذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء
على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر
عنهم سيئاتهم ويدخلهم الجنة
وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص
به فهم اعصى الناس لامره واشدهم
مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم
شبه ظاهر من النصارى غلوا على
المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه
ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان
هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة
الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة
والله ولي دينه فيقوم من يقوم له بحق
النصيحة ۔

(انتہی بلفظہ موضوعات کبیر ص ۱۳۰)

اور جب حضرت ام المومنین عائشہؓ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا
اور بہتان تراشوں نے ان کو متہم کیا تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکا تا آنکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
وحی نازل ہوئی اور اس میں حضرت عائشہؓ کی براءت کا ذکر کیا گیا
مگر اس غالی فرقہ کا یہ خیال ہے کہ آپ بلاشک و شبہ حقیقت حال
سے آگاہ تھے اور معاذاً لوگوں سے حضرت عائشہؓ کی جدائی
اور طلاق کا مشورہ کرتے رہے اور باوجود علم کے حضرت بریرہؓ
سے بھی آپ نے دریافت کیا اور آپ نے یقینی علم کے باوجود یہ بھی
کہا کہ اے عائشہؓ اگر تجھ سے گناہ صادر ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ
سے معافی مانگ لے حالانکہ آپ کو علم الیقینی حاصل تھا کہ حضرت
عائشہؓ میں کوئی عیب نہیں ہے اور اس میں شک کی کوئی
گنجائش نہیں ہے کہ اس فرقہ کا باوجود اس غلو کے یہ عقیدہ
ہے کہ وہ ان کے گناہوں کو مٹائیں گے اور ان کو جنت میں داخل
کریں گے اور یہ بھی اس غالی فرقہ کا خیال ہے کہ وہ جتنا بھی غلو کریں گے
اتنا ہی انکو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تقرب حاصل ہوگا اور وہ آپ کے
خاص ترین لوگوں میں ہونگے درحقیقت یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حکم کے سب سے زیادہ نافرمان اور آپ کی سنت کے سب سے
بڑھ کر مخالف ہیں اور ان میں نصاریٰ کی سی مشابہت پائی جاتی
ہے انہوں نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں انتہائی غلو
کیا اور ان کے دین اور شریعت کی بڑی مخالفت کی اور ان لوگوں
کا مقصد بھی صرف یہ ہے کہ وہ خالص جعلی اور جھوٹی روایتوں کو
تسلیم کرتے اور صحیح احادیث کی تحریف کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ خود
اپنے دین کا نگران ہے وہ گروہ اہل حق کو دین کی حفاظت کیلئے ضرور
کھڑا کرتا رہیگا جو خالص دین لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہے گا۔

خالص الاعتقاد
۱۳۲۸ھ
تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا
ALAHAZRAT NETWORK
اعلٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

خالص الاعتقاد
۱۳۲۸ھ
تصنیف لطیف:
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

حضور سید عالم محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں،

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولینا شاہ احمد رضا بریلوی
قدس سرہ العزیز

(۵) حتی کہ مسلمانوں کو فرمایا ہے:

یؤمنون بالغیب [1] — غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شیئ کا اصلاً علم ہی نہ ہو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے:

(۶) لایمتنع ان تقول نعلم من الغیب مالنا علیہ دلیل [2] — یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس میں ہمارے لئے دلیل ہے۔

(۷) نسیم الریاض میں ہے:

لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ [3] — ہمیں اللہ تعالٰی نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔

فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کہا تھا یہ ائمہ، علماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کون سا حکم جڑیں۔

(۸ و ۹) امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں:

للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب [4] — علم غیب میں ائمہ مجتہدین کے لئے مضبوط قدم ہے۔

(۱۰ و ۱۱) مولٰنا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابو عبداللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں:

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب [5] — ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقیِ مقامات پاکر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے علمِ غیب حاصل ہوتا ہے۔

(۱۲) یہی علی قاری مرقاۃ میں اسی کتاب سے ناقل:

---

[1] القرآن الکریم ۲/۳

[2] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۲/۳ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۲/۲۸

[3] نسیم الریاض فصل ومن ذٰلک ما اطلع علیہ من الغیوب مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۳/۱۵۱

[4] الیواقیت والجواہر البحث التاسع والاربعون داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۸۰

[5] مرقاۃ المفاتیح کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث ۲ المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۱/۱۲۸

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علومِ غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شانِ نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائلِ علمِ غیب میں بفضلہ تعالیٰ[1] بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علمِ مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما[2] کے خلاف ہے لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا ماکان و ما یکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علومِ محمدیہ

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں، ازاحۃ العیب بسیف الغیب، انباء الحی، الکلمۃ الملہمۃ، اِزَاحَۃ جوانح الغیب، تجلّی الکامل، ابرار المجنون، میل الہداۃ، جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد وباللہ التوفیق۔ ۱۲

[2] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الفیوض المکیہ لمحب الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ۲۔ عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں، ان کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُہِیْنِ۔ ۳۔ عمرو نجومی ہے۔ ۴۔ رمّال ہے۔ ۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ۶۔ کوّے وغیرہ کی آواز، حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔ ۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔ ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ حاضرات سے کسی معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے۔ ۱۴۔ جادو کی میز۔ ۱۵۔ یا جادو کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ۱۶۔ قیافہ داں ہے۔ ۱۷۔ علم زایرچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی ملتا ہے، یہ سب بھی کفر ہیں[۱]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم رواه احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه ولاحمد وابی داؤد عنه رضی اللّٰه تعالٰی عنه فقد بریٔ مما نزل علی محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلوماتِ الٰہی کو محیط ہو گیا، یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔

قُلْ ہَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

---

[۱] یعنی ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادعاء کیا جائے جیسا کہ نفسِ کلام میں مذکور ہے۔

(۴) اسی کی نظر ثانی میں ہے:

ثم ظهر وبهر مما تقرر ان شبهة مساواة علوم المخلوقين طرا اجمعين بعلم ربنا اله العلمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين [1]

ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہوگیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے:

قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوق بجميع المعلومات الالٰهية محال قطعاً، عقلاً وسمعاً [2]

ہم قاہر دلیلیں قائم کرچکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہونا عقل وشرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے:

العلم الذاتي والمطلق والمحيط التفصيلي مختص بالله تعالٰى وما للعباد الا مطلق العلم العطائي [3]

علم ذاتی اور بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔

(۷) اسی کی نظر خامس میں ہے:

لا نقول بمساواة علم الله تعالٰى ولا بحصوله بالاستقلال ولا نثبت بعطاء الله تعالٰى ايضاً الا البعض [4]

ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوٰی انباء المصطفٰی بمبئی مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوکر شائع ہوا، ایک نسخہ اسی کا کہ رسالہ الکلمۃ العلیا کے ساتھ مطبوع ہوا مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیہ النظر الثانی مطبع اہل سنت بریلی ص ۱۵
[2] " " " " " ۱۶
[3] " " النظر الثالث " " ۱۹
[4] " " النظر الخامس " " ۲۸

ف: الکلمۃ العلیا مصنفہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ
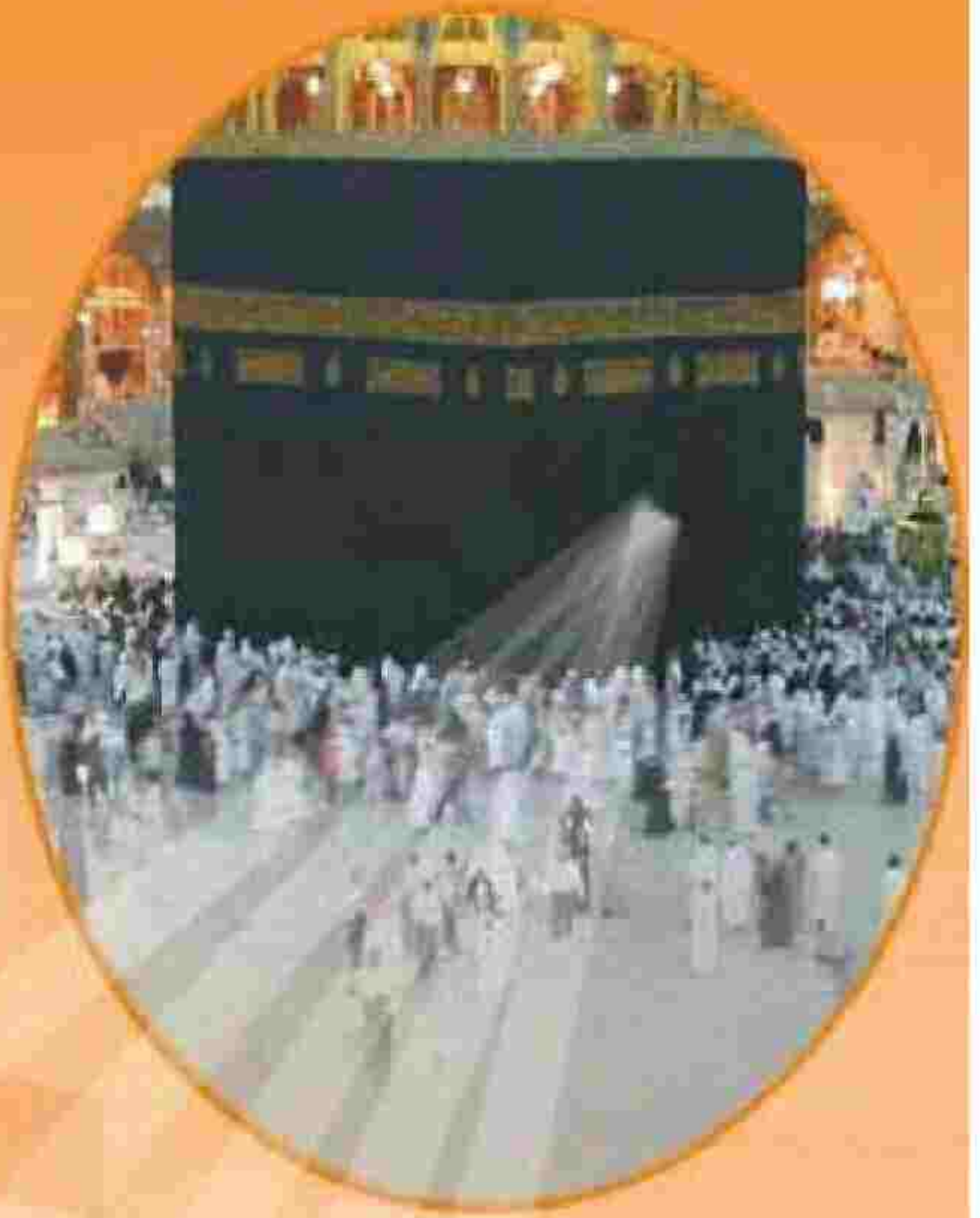
الدولة المكية بالمادة الغيبية
۱۳۲۳ھ
(Arabic)
تالیف:
اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ
امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

الاجمال علی جہۃ شرط لا شئ ای ما لا یمتاز فیہ بعض المعلومات عن البعض امتیازا کلیا استحال ان یکون الاجمالیان لہ سبحانہ وتعالیٰ ووجب اختصاصہما بالعباد اما المطلق الاجمالی فحصولہ للعباد بدیہی عقلا وضروری دینا فانا امنا انہ تعالیٰ بکل شئ علیم وقد لاحظنا بقولنا کل شئ جمیع معلومات اللہ سبحانہ وتعالیٰ فعلمناہا جمیعا علما اجمالیا ومن نفاہ عن نفسہ فقد نفی عنہ الایمان بہذہ الایۃ فاعترف بکفرہ والعیاذ باللہ تعالیٰ ومعلوم ان ثبوت العلم المطلق الاجمالی ثبوت مطلق العلم الاجمالی والتفصیلی منہ کذلک فانا امنا بالقیمۃ وبالجنۃ وبالنار وباللہ تعالیٰ وبالامہات السبع من صفاتہ عزوجل وکل ذلک غیب وقد علمنا کلا بعینہ ممتازا عن غیرہ فوجب حصول مطلق العلم التفصیلی بالغیوب لکل مؤمن[1] فضلا عن

بقیہ حاشیہ ص ١٣٨ کان شئ من الدین بل قد رأیت فی کلام امام اہل الحقیقۃ سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجویز حصول ذلک لکن لم یجزم بہ واما العلم بکنہہ تعالیٰ فقد اختلفوا فی جوازہ ونسب فی شرح المواقف منعہ الی بعض اصحابنا کالغزالی وامام الحرمین قال ومنہم من توقف کالقاضی ابی بکر بل قال کثیر من اصحابنا بوقوعہ کما فی المواقف وشرحہ فکیف بعلم الاکفار مع ہذا وان کان الحق عندنا امتناعہ حتی فی الجنۃ بعد رؤیتہ سبحٰنہ (رزقنا اللہ تعالیٰ) وان تردد فیہ چلپی فی قول الموضوعات کما لا یخفی علی ظاہر فی انہ لم یرہ منقولا انما بحث بحثا من عندہ ظنا منہ ان المسئلۃ لا نعلم للنزاع ولیس الاجماع مما یثبت بظن لا مستند لہ فکیف یعم الکفار جمیع من اولیاء اللہ تعالیٰ بقول غیر معقول ولا منقول ولا مقبول فاستقم وباللہ التوفیق اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ جدید

[1] فی التفسیر الکبیر لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل اھ وفی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ

(بقیہ حاشیہ ص ١٥٣ پر دیکھیں)

۴۔ وہ ازلی، یہ حادث ——— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ——— وہ زیرِ قدرت نہیں، یہ زیرِ قدرتِ الٰہی ——— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء ——— اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علمِ کل اللہ کو سزاوار ہے اور علمِ بعض رسول اللہ کو ——— مگر بعض بعض میں فرق ہے ——— پانی کی بوند بھی بعض ہے اور سمندر کے مقابلے میں ذرہ بھی بعض ہے ——— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ مخالفین کا بعض، بغض و توہین کا ہے اور ہمارا بعض عزت و تمکین کا جس کی قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علمِ ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علمِ عطائی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ——— پورے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے نفی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحبِ عقل سے متوقع نہیں ——— صاحبِ عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ملکانہ کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرتِ الٰہی اور حادث مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

رسول اللہ کے علومِ غیبیہ پر مکہ مکرمہ میں لکھی جانیوالی کتاب
الدولۃ المکیۃ
اردو
اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
مکتبہ نبویہ لاہور
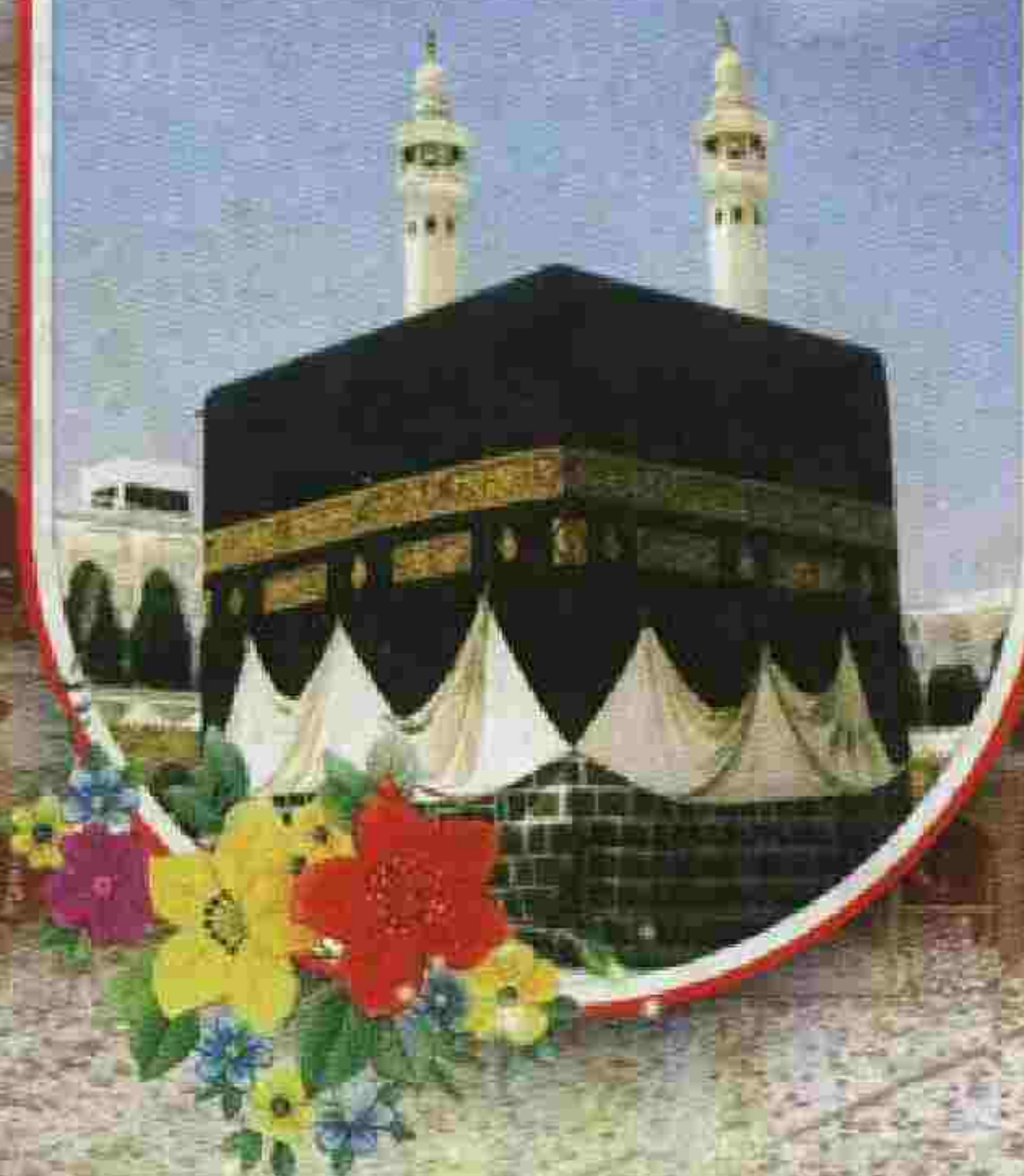
کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہینِ غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہینِ احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات بکنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائیگا۔ اور شک نہیں کہ وہ معنیٔ لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہُوا ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انھیں عدم سے وجود تک بلکہ باپ کے پیٹ سے ماں کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنیٔ لغوی بنایا مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں : ؎

۱	کل یوم ھو فی شان بخواں	مرورا بیکار و بے فعلے مداں
۲	کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں	کو سہ لشکر روانہ میکند
۳	لشکرے ز اصلاب سوئے امہات	بہرآں تا در رحم روید نبات
۴	لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں	تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
۵	لشکرے از خاکداں سوئے اجل	تا ببیند ہر کسے حسن عمل[1]

(۱) روزانہ اللہ تعالٰی اپنی شان میں، پڑھ، اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ (۲) اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے (۳) ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے (۴) ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے (۵) ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے۔ت)

حق عزوجل فرماتا ہے :

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم[2]

ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور گھٹمل اور سور سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبردار ہے، اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

---

[1] المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ در یار ے بکوفت گفت الخ نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ص ۹،
[2] القرآن الکریم ۷/ ۱۳۳

السوء والعقاب علٰی المسیح الکذاب
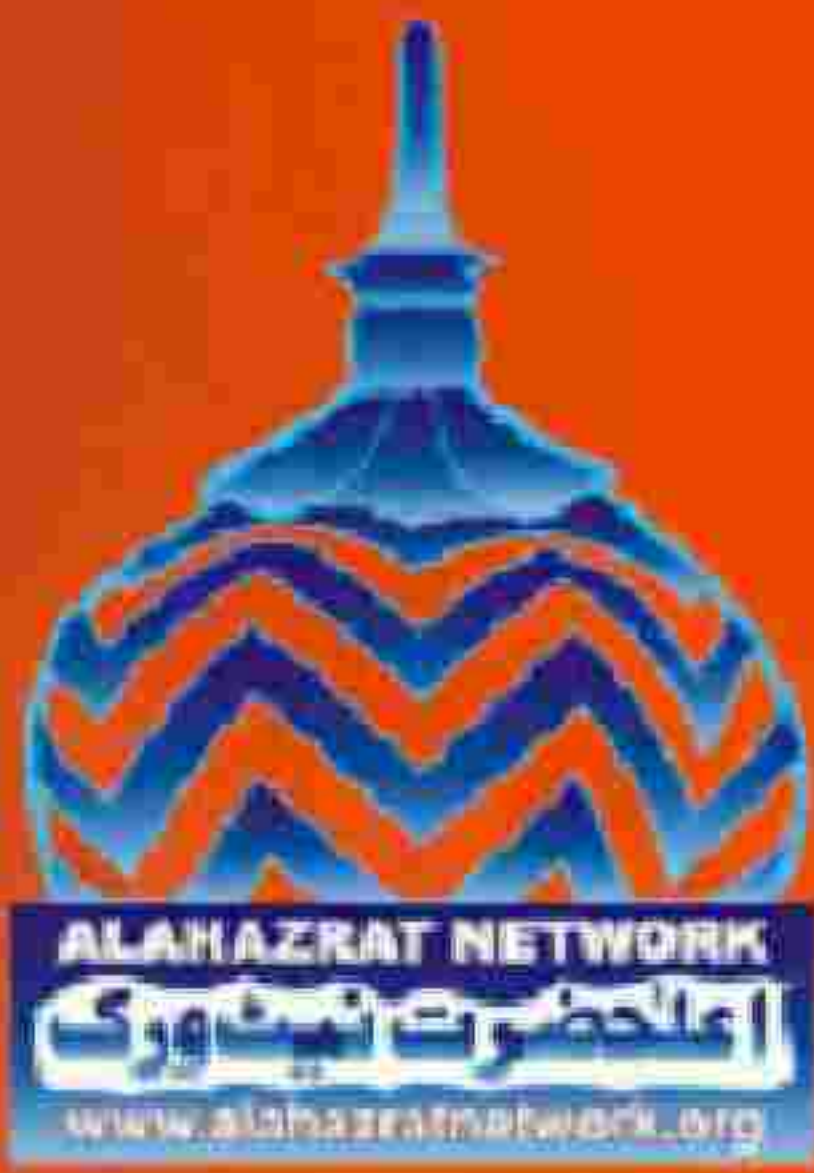
۱۳۲۰ھ

جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب

تصنیف لطیف:۔

اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
مصنف: احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ہے کیونکہ ہم انہیں دیکھ کر ایمان لائے اور تم بغیر دیکھے اور یہی آیت پڑھی تفسیر عزیزی میں ابوداؤد وطیالسی سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عبداللہ ابن عمر کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اس شخص نے کہا کہ کیا تم نے اپنی اس زبان سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بھی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ تم نے اپنے ان ہاتھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی ہے "فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس شخص پر وجد کی حالت طاری ہو گئی اور غشی کی حالت میں کہنے لگا تم لوگ کیا ہی خوش نصیب ہو سیدنا عبداللہ ابن عمر نے اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں تجھے ایک حدیث پاک سناتا ہوں وہ یہ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مبارک وہ شخص جو مجھے دیکھ کر ایمان لائے اور بڑا مبارک ہے وہ شخص جو بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے ان حدیثوں سے ہمارے اس کلام کی پوری تائید ہوتی ہے۔ **چوتھا اعتراض:** روایات سے ثابت ہے کہ بعض اولیاء اللہ اور صحابہ کرام پر سارے غیب ظاہر ہو جاتے تھے جیسے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جنت و دوزخ کے سارے طبقے میرے سامنے ہیں یا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھا ہے جیسے کہ چند رائی کے دانے تو ان حضرات کو غیب پر ایمان حاصل نہ ہوا کیونکہ جب کوئی چیز ان کے لئے غیب رہی ہی نہیں تو غیب پر ایمان کیسا۔ **جواب:** ایک تو یہ ہے کہ دیکھ کر ایمان لانا اور ایک ہے ایمان لا کر دیکھنا دیکھ کر ایمان لانا معتبر نہیں۔ یہ حضرات غائب چیزوں پر ایمان لائے تھے بعد میں نور ایمانی کی زیادتی کی وجہ سے وہ غائب چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں لہٰذا ان کو ایمان بالغیب اعلیٰ درجہ کا حاصل ہوا اس کی تائید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے دکھا دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا ارشاد ہوا کہ **اولم تومن** کیا تم اس پر ایمان نہیں لائے ہو۔ عرض کیا کہ ہاں لیکن دل کو اطمینان (حق الیقین) چاہتا ہوں۔ تو دیکھو کہ ان کو ایمان پہلے حاصل ہو چکا ہے بعد میں انکشاف ہوا تھا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان یقین کا نام ہے اور یقین علم کا انتہائی درجہ ہے جب کسی کو غیب کا علم نہ ہو تو یقین کیسے ہو کا ہم قیامت دوزخ جنت رب کی ذات و صفات کو جانتے ہیں تب ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ سب چیزیں غیب ہیں اور ان کا جاننا علم غیب "تفسیر کبیر" نے اسی جگہ لکھا کہ ہر مسلمان کہہ سکتا ہے کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن علم غیب کی دو صورتیں ہیں ایک سن کر جاننا دوسرے دیکھ کر سن کر جاننے کو علم بالغیب کہتے ہیں جیسے ہم کو قیامت وغیرہ چھپی چیزوں کا علم نبی پاک کے فرمانے سے ہے اور دیکھ کر جاننے کو علم الغیب کہتے ہیں۔ جیسے کہ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا علم اسی لئے صوفیاء کرام اس آیت کریمہ کے معنی یہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس نور غیبی سے جو رب تعالیٰ کی طرف سے ان کو ملا اور اس کی تائید یہ حدیث پاک کرتی ہے کہ مومن نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔ (روح البیان یہی مقام)

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
اور قائم رکھیں نماز کو
اور نماز قائم رکھیں

حضرت ملا علی القاریؒ اور مسئلہ علم غیب

حضرت ملا علی قاری الحنفیؒ نے علم غیب کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ بلاکم و کاست حرف بحرف فرقہ رضاخانی میں موجود ہے۔ ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں: "اور جب حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ واقعہ پیش آیا اور بہتان تراشوں نے ان کو متہم کیا تو نبی اکرم ﷺ کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکا تا آنکہ اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی اور اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برات کا ذکر کیا گیا۔ مگر اس غالی فرقہ کا خیال ہے کہ آپ بلاشک و شبہ حقیقت حال سے آگاہ تھے اور معہذا لوگوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جدائی اور طلاق کا مشورہ کرتے رہے اور باوجود علم کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ نے دریافت کیا اور آپ نے یقینی علم کے باوجود یہ بھی کہا کہ اے عائشہ اگر تجھ سے گناہ صادر ہو چکا ہے تو اللہ سے معافی مانگ لے حالانکہ آپ ﷺ کو علم یقینی حاصل تھا۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی عیب نہیں ہے اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس فرقہ کا باوجود اس غلو کے یہ عقیدہ ہے کہ وہ جتنا غلو کرینگے اتنا ہی انکو حضور ﷺ کا تقرب حاصل ہوگا اور آپ کے خاص ترین لوگوں میں ہوں گے درحقیقت یہ لوگ رسولِ خدا ﷺ کے حکم کے سب سے زیادہ نافرمان اور آپ کی سنت کے سب سے بڑھ کر مخالف ہیں اور ان میں نصاریٰ کی سی مشابہت پائی جاتی ہے۔ انہوں نے مسیح علیہ السلام کے بارے میں انتہائی غلو کیا اور ان کے دین و شریعت کی بڑی مخالفت کی اور ان لوگوں کا مقصد بھی صرف یہ ہے کہ وہ خالص جعلی اور جھوٹی روایتوں کو تسلیم کرتے اور صحیح احادیث کی تحریف کرتے ہیں۔ مگر اللہ خود اپنے دین کا نگران ہے وہ گروہ اہل حق کو دین کی حفاظت کے لئے ضرور کھڑا کرتا رہے گا۔ جو خالص دین لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہے گا۔ (موضوعاتِ کبیر صفحہ 194 مترجم اردو)

الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ کہ کتاب مستطاب

موضوعات کبیر

تصنیف

ملا علی قاری

مع

مترجم اردو

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب و مطبع ... لاہور

(متن)

اسعد بن الخضري ملحق بالولي بركتكم يا آل ابي بكر قالت خبثنا البعير الذي كنت عليه فوجد العقد تحته قال ومن هذا اي ومن هذا القبيل حديث تلقيح التمر وقال ما ارى لو تركتموه لا يضر شيئا فتركوه فجاء شيصا فقال انتم اعلم بدنياكم رواه مسلم عن عائشة وقد قال الله تعالى (قل لا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب **فقال** ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير) ولما جرى لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحي من الله ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال انه غير هالا بلاريب في استشارة الناس في فراقها ودعا بريرة فسألها فهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وهو يعلم علما يقينا انها لم تلم بذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخلهم الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا في المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة و الله ولي دينه فيقيض من يقوم له بحق النصيحة

فصل ويشبه هذا ما وقع فيه الغلط من حديث ابي هريرة خلق الله التربة يوم السبت

(ترجمہ) (۱۹۴)

اسعد بن الخضری کی اے آل ابی بکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے اور کہا عائشہ نے ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکلا کہا اور اسی قبیل سے ہے یہ حدیث کھجوروں کی جفتی کرانے کی فرمایا آنحضرت نے میں نہیں جانتا اگر تم اس کو چھوڑ دو تو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو روایت کیا مسلم نے عائشہ سے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہہ میں تمہارے لئے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کی خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور فرمایا (اگر میں غیب جانتا تو میں خیر بہت جمع کرتا) اور جب ام المومنین عائشہ سے واردات گذری کہ اہل افک نے انکی حق میں تہمت لگائی حضرت حقیقت امر کی نہ جانتے تھے تا کہ وحی اونکی براءت کی اللہ تعالیٰ کی نازل ہوا۔ اور غالیوں کے نزدیک آنحضرت حال جانتے تھے اور اسکو تغیر کر دیا اور آدمیوں سے اونکے فراق کی بابت مشورہ لیا اور اونکو (لونڈی) ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے گناہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے کہ اس نے گناہ نہیں کیا اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کی اعتقاد باوجود اس غلو کے یہ ہے کہ ہماری برائیاں دور ہونگی اور ہم جنت میں داخل ہونگے اور جسقدر ہم غلو کرینگے اسیقدر قریب اور مخصوص ہونگے حالانکہ وہ اس سے زیادہ نافرمان ہیں اور سنت کی بہت مخالفت ہیں اور نصاریٰ کا شبہ ظاہر ہے اسلئے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام میں بہت غلو کیا ہے اور اسکی شریعت اور دین کی بہت مخالفت ہوئی مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹی صریح حدیثوں کو مانتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں اللہ اپنے دین کا والی ہے قائم رکھیگا اوسکو جو حق نصیحت کرنیکے لئے کھڑا ہوتا ہے

فصل اسکے مشابہ ہے وہ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے جیسے حدیث ابوہریرہ کہ اللہ تعالیٰ نے شنبہ کی دن خاک کو پیدا کیا

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ**

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مکمل 4 حصے

SC 1286

قرآن وحدیث میں بلاضرورت تاویل باطل ہے

اور نصوص کا اُن کے ظواہر پر حمل واجب، بلاضرورت ان میں تاویل باطل ومسموع۔

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ کوئی شے ایسی نہیں کہ اللہ کی تسبیح وتحمید نہ

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ٤٤)

ہر شے مکلّف ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ایمان لانے اور خدا کی تسبیح کے ساتھ۔

جمادات ونباتات کی نماز

عرض:

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح۔ (پ ۱۸، النور: ٤١)

سے ان کا نماز پڑھنا ثابت ہے؟

ارشاد: اول تو یہ آیت خاص پرندوں اور ذوی العقول (یعنی عقل والوں) کے باب میں ہے۔ سیاقِ آیت (یعنی پوری آیت یوں) ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ

کیا نہیں دیکھتے جو لوگ زمین و آسمان میں ہیں اور پرندے صف باندھے ہوئے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی تسبیح کرتے ہیں ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو پہچان لیا۔ (پ ۱۸، النور: ٤١)

دوسرے یہ کہ اس آیت میں لَف ونشر مرتب[1] مانا جائے کہ "مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (جو کوئی آسمانوں اور

[1]: اس کا لغوی معنی لپیٹنا اور پھیلانا ہے۔ علم بیان کی اصطلاح میں وہ صفت جس میں اول چند چیزوں کا ذکر کیا جائے، پھر چند اور چیزیں بیان کی جائیں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے ہوجائے۔

ہر چیز حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت جانتی ہے

{ پھر فرمایا } ایک ایک روحانیت تو ہر ہر نبات ہر ہر جماد سے متعلق ہے اسے خواہ اس کی روح کہا جائے یا اور کچھ، وہی مکلّف ہے ایمان وتسبیح کے ساتھ۔ حدیث میں ہے:

مَا مِنْ شَیْ ءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ — کوئی شی ایسی نہیں جو مجھے **اللہ** کا رسول نہ جانتی

اِلَّا کَفَرَۃُ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ — ہو سوائے بے ایمان جن اور آدمیوں کے۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ٦٧٢، ج ٢٢، ص ٢٦٢)

انسان اور دیگر حیوانات میں فرق

عرض : پھر انسان اور دیگر حیوانات میں مَابِہِ الِامْتِیَاز (یعنی جس کے ساتھ فرق معلوم ہو) کیا ہے؟

ارشاد : عقل ہے اور وہ ''تکالیف شرعیہ'' جو رکھی گئی ہیں اس پر اور وہ امانت ہے جس کو اٹھالیا انسان نے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ

بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔ (پ ٢٢، الاحزاب: ٧٢)

ہر شے سننے اور سمجھنے کی قوت رکھتی ہے

عرض : حضور والا وہ امانت کیا تھی؟

ارشاد : اس میں اختلاف ہے۔ علماء فرماتے ہیں وہ عشقِ الٰہی ہے۔

{ پھر بیان سابق کی طرف توجہ فرمائی فرمایا } علماء فرماتے ہیں جو ان (یعنی جمادات وحیوانات) کے سمع وادراک (یعنی سننے اور سمجھنے کی قوت) پر ایمان نہ لائے اس کے ایمان میں نقص (یعنی خرابی) ہے۔ یہ سب ایمان لائے ہیں حضور پر (صلی اللہ تعالٰی علیہ

عرض: کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا کیا حکم ہے۔

عرض: بطور[۱] سب وشتم کہا تو کافر نہ ہوا گنہگار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر[۲] ہو گیا۔

ارشاد: حضور ایک[۲] صاحب پہلے محدث[۳] صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ مخفی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے اور نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد: ایک صاحب[۳] اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے، آپ کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا، خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ گئے کہ وہ صف[۴] جو غیر

ف ۱. مسلمان کو بطور شتم کافر کہنا اور کافر جاننا دونوں کا حکم۔

ف ۲. محض کشف دلیل ولایت نہیں۔

ف ۳. ایک ولی اور بادشاہ کی حکایت۔

ب ۱ اور فتویٰ اس پر ہے کہ ارتداد زن سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی ورنہ امان اٹھ جائے گی۔ ۱۲ مؤلف عفی عنہ

ب ۲ یہ حکم مسلمان کے کافر کہنے کا ہے اور جو شخص باوجود ادعائے ایمان واسلام کلمات کفر بولے افعال کفر کرے اس کو کافر ہی کہا جائے گا کہ یہاں مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔

ب ۳ یعنی حضرت مولانا وصی احمد صاحب قدس سرہ العزیز ۱۲ مؤلف غفرلہ۔
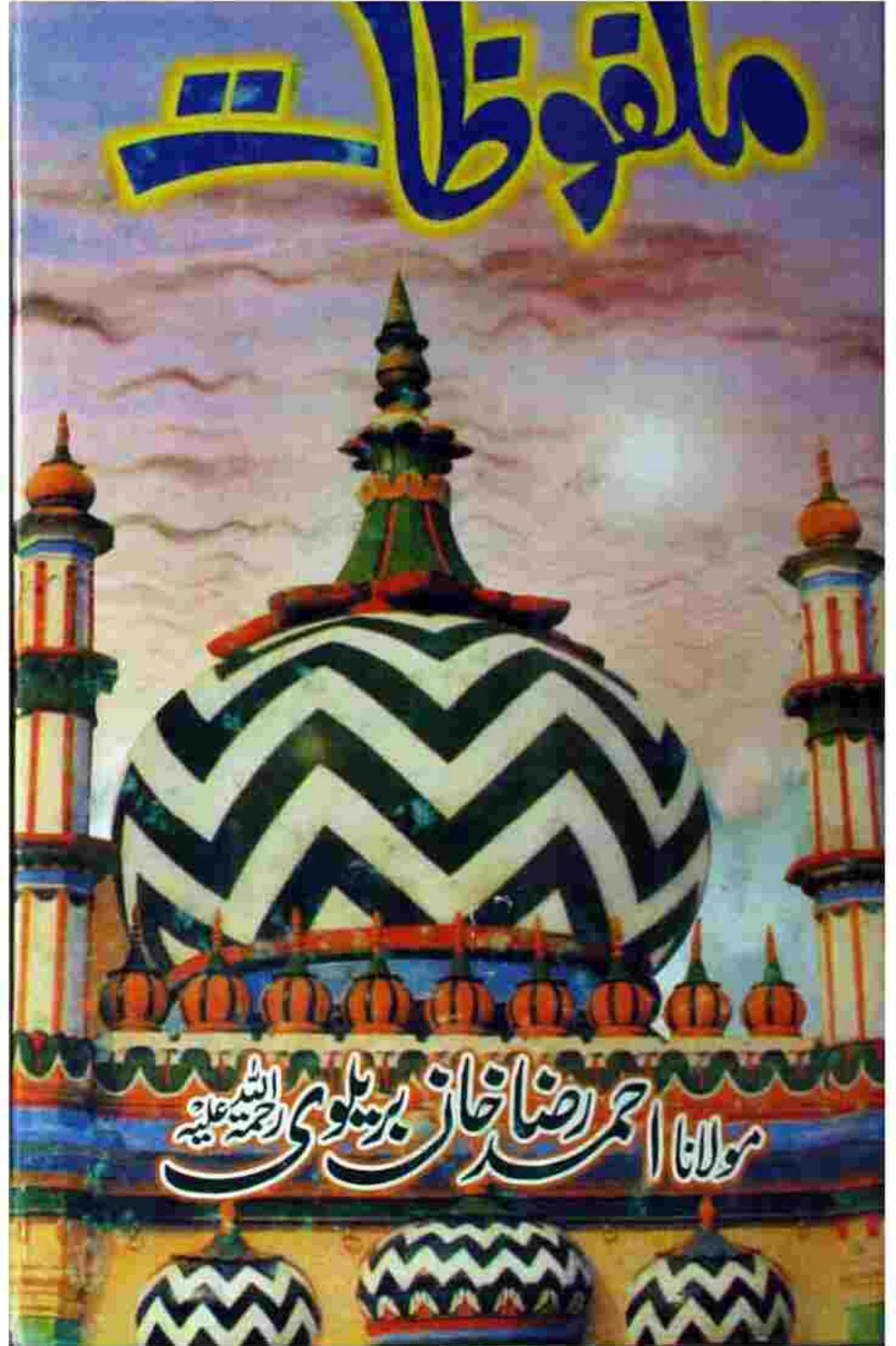
शादी की रात में ग़ैबी ताकत ज़ाहिर

शरीअत का मजाक उड़ाने पर जिन्नात या फरिश्तों का लाठी चार्ज

श्रीनगर शहर के एक बालाई इलाके (नवजवूद) में एक घर के अन्दर शादी की रात में बहुत ही खतरनाक वाक्या पेश आया। इस घर में शादी हो रही थी। शादी के रोज़ इसघर में बहुत ज्यादा फजूल खर्ची बुरी रसूमात बेपरदगी फैशन नाच गाना डांस म्यूजिक बैंड और सख्त किस्म की बेहुदी हरकत अनजाम दी गई। इस पर मौहल्ले के चन्द दीनदार लोग इनके घर गये। और इन्हें आखिरत का खौफ याद दिलाकर इन्हें नसिहत करना शुरु कर दी, कि ये नाजायज हरकतें बन्द करो। जिस पर इस घर के खानादार दूल्हा और औरतों ने इन दीन की बात सुनाने वालो से कहा कि मौलवियों वाली बातें यहाँ मत करो। हम कुरआन की बात नहीं सुनना चाहते। तुम दाढ़ी वाले पुराने खयालात के लोग हो, हम लोग मॉडर्न है। चुपचाप हमारें घर से निकल जाओ वरना बेइज्जती के साथ निकाल दिये जाओगे। इस पर इन दीनदार हजरात की आँखों में आँसू आ गये। और आँसू भरी निगाहें इन्होंने आसमान की तरफ उठा दी। और इस घर से निकल आये। ईशा के बाद इस घर का दूल्हा बारात ले कर दुल्हन लाने गया। आधी रात को जब दूल्हा अपनी दुल्हन ले कर घर पहुँचा। तो वहाँ पर जब सब लोग सोने के लिये। अपने–अपने कमरों में चले गयें। तो चन्द ही मिन्टों के बाद पूरे घर में चीख व पुकार शुरु हो गई। उस घर में ऐसी गैबी ताकत जाहिर हो गई। जिसने सबसे पहले उस घर के खानादार को बिस्तर से निकाल कर कमरे की छत तक तेजी के साथ ऊपर उठाकर फिर नीचे फर्श पर ज़ोर के साथ फेंक दिया। जिससे इसकी कमर टूट गई इस घर की औरतों और बालिग लड़कियों को गैबी हाथों ने इनके सिर के बालों से पकड़ कर कमरो की दीवारों के साथ टकरा दिया जिससे इनके नाक से और दाँतों से खून बहने लगा। दूल्हे का इससे भी ज़्यादा बुरा हाल किया गया। गैबी ताकत वाले हाथों ने दूल्हे के बाल नोच लिये। इसके कपड़े फाड़ डाले और इसकी टाँगों पर मार–मार कर इसको नीम मुरदा कर के छोड़ दिया। पड़ोसी चीख व पुकार सुनकर इसके घर में आ गये। और इन्होंने पहले घर के खानादार को अस्पताल पहुँचा दिया। फिर दूल्हा को बाद में इस घर के बाकी जख्मी और बेहोश लोगों की खबर ली। यह खौफनाक मन्जर देखकर दुल्हन पर बेहोशी के दौरे पड़ने लगे। और इस की हालत काफी खराब हो गई। सुबह को दिन भर मौहल्ले वाले ये बातें करने लगे कि चूँकि इस घर के लोगों ने दौलत के नशे और घमण्ड में चूर होकर शरीअत का और दीनदार लोगों का मजाक उड़ा दिया। इसीलिए खुदा तआला ने इन्हें दुनिया मे अजाब का थोड़ा सा मजा चखाया। अब मौहल्ले वाले इस बात पर बहस कर रहे हैं कि क्या यह वाहिदुल कहहार की तरफ से जिन्नात आये थे या फरिशते। जिन्होंने इस घर में यह सख्त किस्म का लाठी चार्ज किया। दोनों में से कौन थे, इस बात को तय करने के लिये इस मौहल्ले का एक वफद हमसफर मैरिज कौन्सलिंग सेल के हैड ऑफिस पर आया। यहाँ के चेयरमैन जनाब फय्याज अहमद साहब को इस वाकिये की पूरी तफसील सुनाकर इन से यह जानना चाहा कि यह जिन्नात हो सकते हैं या फरिश्ताते? इस के जवाब में आनजनाब ने इनसे फरमाया कि इस बात का इल्म रब्बुल आलमीन को है, जो आलिमुल गैब है। हमें हर हाल में दीन व शरीअत और दीनदार लोगों का बहुत अहतराम करना चाहिए। और हर हाल में दीनी जिन्दगी गुज़ारनी चाहिए। शादी या शरीअत के हुदूद के अन्दर, सादा तरीके पर अन्जाम देनी चाहिये। इसी में दुनिया व आखिरत का खैर और अमन व सलामती है।

जारी किरदा: ऑफिस इन्चार्ज (मो. इमरान व मसूद अहमद), हमसफर मैरिज कॉन्सलिंग, सेल काक, श्रीनगर

मिनजानिब

इस्लाह–ए–मुआशरा सोसाईटी, सहारनपुर – मोब. न.: 9358188584

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصۂ دوم

تالیف لطیف

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی استاد والا جناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور [illegible]

۱۸۹۲ء

مطبع مفید عام آگرہ میں محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سے چھپا

حصہ اوّل
نور اللغات
(الف لغایت ب)
حلقۂ اشاعت لکھنؤ

ایڑی

ترے صدقے اُتارے تلوے۔ ایڑی سے چوٹی تک۔ سر سے پاؤں تک (فقرہ) لڑکی ایڑی سے چوٹی تک زیور سے لدی ہوئی ہے۔ ایڑیاں رگڑ کے مرجانا (یا رگڑ رگڑ کے مرنا) لازم۔ بےبسی اور سخت اذیت کے ساتھ مرجانا (شوق) چارپائی پہ کون پڑ کے مرے۔ کون یوں ایڑیاں رگڑ کے مرے ایڑیاں رگڑنا۔ لازم انتہا یت مصیبت اور تکلیف میں زندگی کاٹنا (داغ) دُور ہنا ہے منزل کا ہے تیا کوسوں۔ طریق عشق میں ہم ایڑیاں رگڑتے ہیں جانکنی کی اذیت اُٹھانا (بحر) جبتک کہ تم نہ آؤ گے رگڑوں گا ایڑیاں میں بھی ہوں سخت جان جو تمکو ترس نہیں دوڑ دھوپ اور نہایت کوشش اور جستجو کی جگہ۔ (حکمت) اُس کے تلوے کے مقابل پڑ پایا روئے مہر۔ ایڑیاں رگڑیں زمیں پر لاکھ چرخ پیر نے بچوں کا ضد کرنا مچلنا۔ (جان صاحب) رو رہی بچپن میں ہوں جب سُنتی ہوں طوفان آیا۔ ایڑیاں ہٹ سے ہوا رگڑیں ہیں چیخ نکلا۔ ایڑیاں رگڑوانا۔ ایڑیاں رگڑنا کا متعدی۔ ایڑی کا پسینا سر کو آنا۔ حد سے سوا دوڑ دھوپ محنت مشقت کرنے یا کسی کام میں انتہائی کوشش کرنے یا کسی چیز کی تلاش یا خدمتگزاری میں دن کو دن رات کو رات نہ سمجھنے یا آندھی یا پانی گرمی کا خیال نہ کرنیکی جگہ بولتے ہیں۔ ایڑیاں گھس گئیں۔ انتہا کی دوڑ دھوپ کرنے اور گردش اُٹھانیکی جگہ کہتے ہیں (ناسخ) مُدتوں سے رات دن پھرتا ہوں کوئے یار میں گھس گئی ہیں ہائے بیکھیں جو اب دھور کی ایڑیاں۔

ایزد۔ (ف بکسر اول وسوم وسکون یائے مجہول) جناب باری تعالے کا نام۔

ایزاد۔ (ع م) مذکر۔ زیادہ۔ (فقرہ) اصل اتنی تھی اُنھوں نے

ایساویسا

کچھ اپنی طرف سے ایزاد کردیا۔ یہ لفظ عربی نہیں ہے عوام نے بنا لیا کہ

ایسا۔ (ہ۔ ص۔ ایدرش) (۱) اس قسم کا۔ اس شکل کا (فقرہ) ایسا قلمدان ہر ایک سے بننا دشوار ہے (۲) اسقدر۔ اتنا۔ (فقرہ) ایسا مارا کہ ادھ موا کر دیا (۳) مانند۔ مثل۔ (فقرہ) تم ایسے بہتیرے مل جائینگے (۴) اسطرح۔ یوں (فقرہ) تم نے صاف صاف کہدیا کہ صاحب ایسا کرتے ہیں۔ کبھی اچھائی یا برائی کی جگہ بطور مبالغہ بھی استعمال کرتے ہیں (فقرے) ایسا وقت قسمتوں سے ملتا ہے۔ کوئی ایسی بات منھ سے نکالتا ہے۔ ایسا تیسا۔ تحقیر کا کلمہ جو اکثر آزردگی اور غصّے کی حالت میں کسی نسبت کہتے ہیں۔ (داغ) اسے قرت بی بی نے اٹھایا کیسا۔ تجھ سے آیندہ ملیگا کوئی ایسا تیسا۔ ایسا کیا شہر شکر ہے۔ (ع) ایسا کیا اندھیر ہے۔ ایسی کیا لوٹ مچی ہے۔ ایسی کیا پریشانی ہے کہ کوئی کسی کی داد کو نہ پہنچے۔ ایسا منھ نہیں۔ اتنی ہمت نہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں۔ (منیر) ان بیدھنوں میں جو پئے کوئی مئے عشق۔ ایسا نہیں منھ اے لب پیمانہ کسیکا ایسا میٹھا کیا ہے۔ کچھ فائدہ نہیں۔ نفع کیا ہے۔ (امیر) جان شیریں وہنی دم بھر کے مزے میں کھو دوں۔ بوسے دوں ہونٹوں کے ایسا مجھے میٹھا کیا ہے۔ ایسا کیا گیا گزرا ہے۔ ایسا کمزور نہیں ہے۔ اتنا ذلیل و خوار نہیں ہے۔ (سرور) بنا ہیں ٹھیک اگر وہ اُوچھی بن بن کے سب نکلیں ہم ایسے کیا گئے گزرے ہیں جو غیروں سے دب نکلیں۔ (امیر) تجھ کو چے سے اب نہ گزرینگے۔ ہم بھی ایسے نہیں گئے گزرے۔ ایسا نہ ہو۔ ایسا ہوا خدانخواستہ (صبا) کس سے لڑتا ہے دیکھ اے دل۔ غافل ایسا نہو خدا نخواستہ۔ ایسا ویسا۔ ایسی ویسی۔ ایسے ویسے۔ معمولی۔ بری۔ بے حقیقت۔ کمینہ۔

ایسی

ایشر

(فقرہ) صاحبزادے ایسا ویسا کھانا نہیں کھاتے بڑے نازک دماغ ہیں۔

لاکھ چاک گریباں کیا تو ہے ایسے بڑے

ایزد۔ (اے۔زد) [ف۔ا۔مذ] اللہ تعالیٰ۔ خدائے کریم۔

ایزدی۔ (اے۔زَ۔دی) [ف۔صف] ایزد سے منسوب۔ خد

ایسا۔ (اے۔سا) [ہ] اس قسم کا۔ اس ڈھنگ کا۔ اس طر

ایسا تیسا۔ معمولی۔ فضول۔ کمینہ۔ نالائق۔ کلمۂ حقارت۔

ایسا جیسے روپے کے ٹکے بھنا لیے [مثل] صاف معاملہ

ایسا کیا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما تو نہیں ہے۔ اتنا ذلیل و خوا

ایسا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما ہے۔ فضول ہے۔

ایسا مُنہ نہیں۔ اتنا ہمت نہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں۔

ایسا میٹھا کیا ہے۔ کچھ فائدہ نہیں۔ نفع کیا ہے۔

ایسا نہ نکلنا۔ جواب نہ ہونا۔ ہمسر نہ ہونا۔

ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔ خدانخواستہ۔ مُبادا۔

ایسا ویسا۔ (۱) بُرا بھلا (۲) ادنیٰ۔ کم قدر۔ کمینہ۔ گھٹیا (۳)

ناکارہ۔ ناچیز (۴) واہیات۔ بیہودہ۔

ایسا ویسا کھانا نہیں خوان ملو کا آتا نہیں [مثل] جو میسر

بادشاہی کھانا نصیب نہیں۔ محتاج ہیں شاہی مزاج ہیں

ایس۔اے۔وی (Senior Anglo Vernacular)

سینئر اینگلو ورنیکلر کا مخفف۔ ایک امتحان جسے دسویں

پاس کرنے سے اُمیدوار سکول میں مدرس ہو سکتا ہے۔

(East India Compa

نیا اڈیشن

جامع

فیروز اللغات

نئی ترتیب اور جدید اضافوں کے ساتھ

اکھ پچیس ہزار قدیم وجدید الفاظ کے معنی، صحیح تلفظ، علم

رفنی اصطلاحات، مرکبات، محاورات اور ضرب الا

الحاج مولوی فیروز الدین

بتاویل اسنادالی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلاشانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل تدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوافقیروں کی تمامتر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی، تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب

نیا اڈیشن

جامع

فیروز اللغات

نئی ترتیب اور جدید اضافوں کے ساتھ

لاکھ پچیس ہزار قدیم و جدید الفاظ کے معنی ، صحیح تلفظ علمی

فنی اصطلاحات ، مرکبات ، محاورات اور ضرب الا

الحاج مولوی فیروز الدین

دیتی ہے۔

اگربتی - وہ بتی جو اگر کی لکڑی پیس کر بنائی جاتی ہے۔

اگردان - اگرسوز، وہ ظرف جس میں اگر کی بتیاں لگا کر جلاتے ہیں۔

اگر - (اَ - گَر) [ف - حرفِ شرط] جو - جب - بشرطیکہ - مبادا - بالفرض۔

اگرچہ - ہرچند - باوجودیکہ - گوکہ

اگربا ند شے ماند بشے دیگر بنے ماند - [مثل] (۱) اگر رہی تو ایک رات دوسری رات تک نہ رہے گی (۲) تھوڑی دیر کی رونق۔

اگر مگر - لیت ولعل - حیلہ حوالہ۔

اگر مگر کرنا - (۱) حجت کرنا - جھگڑا کرنا (۲) آگا پیچھا کرنا - پس وپیش کرنا۔

اُگر - (اُ - گَر) [س - صفت] (۱) سامنے - آگے (۲) پہلا - اولین (۲) [...]

آگے کا حصہ [...]

انما نظر بعض مواضع متفرقة وعسى ان لم يطلع على بقيتها قلت كلا بل قد صرح
فى هذا التقريظ انه رآه من اوله الى آخره قال لعله لم ينظر فيه نظر تدبر
قلت كلا بل صرح فيه انه رآه بنظر غائر وهذا لفظه فى التقريظ احقر
الناس رشيد احمد الكنكوهى طالع هذا الكتاب المستطاب البراهين القاطعة
من اوله الى آخره بامعان النظر اه فبهت الذى كابر والله لا يهدى
كيد المكابرين ومن كبراء هؤلاء الوهابية السفيهة طائفة رجل
آخر من اذناب الكنكوهى يقال له اشرف على التانوى صنف رسيلة
لا تبلغ اربعة اوراق وصرح فيها بان العلم الذى لرسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم بالمغيبات فان مثله حاصل لكل صبى وكل مجنون بل
لكل حيوان وكل بهيمة وهذا لفظه الملعون ان صح الحكم على ذات
النبى المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه
انه ماذا اراد بهذا البعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فاى خصوصية
فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو
بل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد
الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اه اقول
فانظر الى آثار ختم الله تعالى كيف يسوى بين رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم وبين كذا وكذا وكيف ضل عنه ان علم زيد وعمرو
وعلم عظماء هذه المتشيخة الذين سماهم بالغيوب لا يكون ان كان الا ظنا
وانما العلم اليقينى بها اصالة لانبياء الله تعالى وما حصل به القطع لغيرهم
فانما يحصل بانباء الانبياء عليهم الصلاة والسلام لا غير الم تر الى
ربك كيف يقول وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله

(۳) مفسرہ بمعنی اَیْ جیسے "فَاَوْحَیْنَا اِلَیْہِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْکَ" پس وحی بھیجی ہم نے طرف اس کی یہ کہ بنا کشتی کو۔

(۴) زائدہ تاکید کیلئے جیسے "لَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ" جب آیا خوش خبری لانے والا۔

اِنْ۔ حرف شرط ہے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے جیسے "اِنْ تَضْرِبْ تُضْرَبْ" اگر تو ماریگا مارا جائیگا۔

حرف نفی ہے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک لَیْسَ کا عمل کرتا ہے جیسے "اِنْ اَحَدٌ خَیْرًا مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا بِالْعَافِیَۃِ۔" یعنی عافیت کے بغیر کوئی کسی سے بہتر نہیں۔

اور کبھی جملہ فعلیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے "اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ"۔ میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید۔

مخففہ ہے اَنَّ مثقلہ سے اور اس صورت میں زائدہ ہوتا ہے جیسے "مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ"

اِنَّ۔ حرفِ تاکید ہے اسم کو نصب اور خبر کو

مصباح اللغات
مکمل عربی اردو ڈکشنری
پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کا بہترین مجموعہ
مرتبہ
ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی
استاذ ادب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
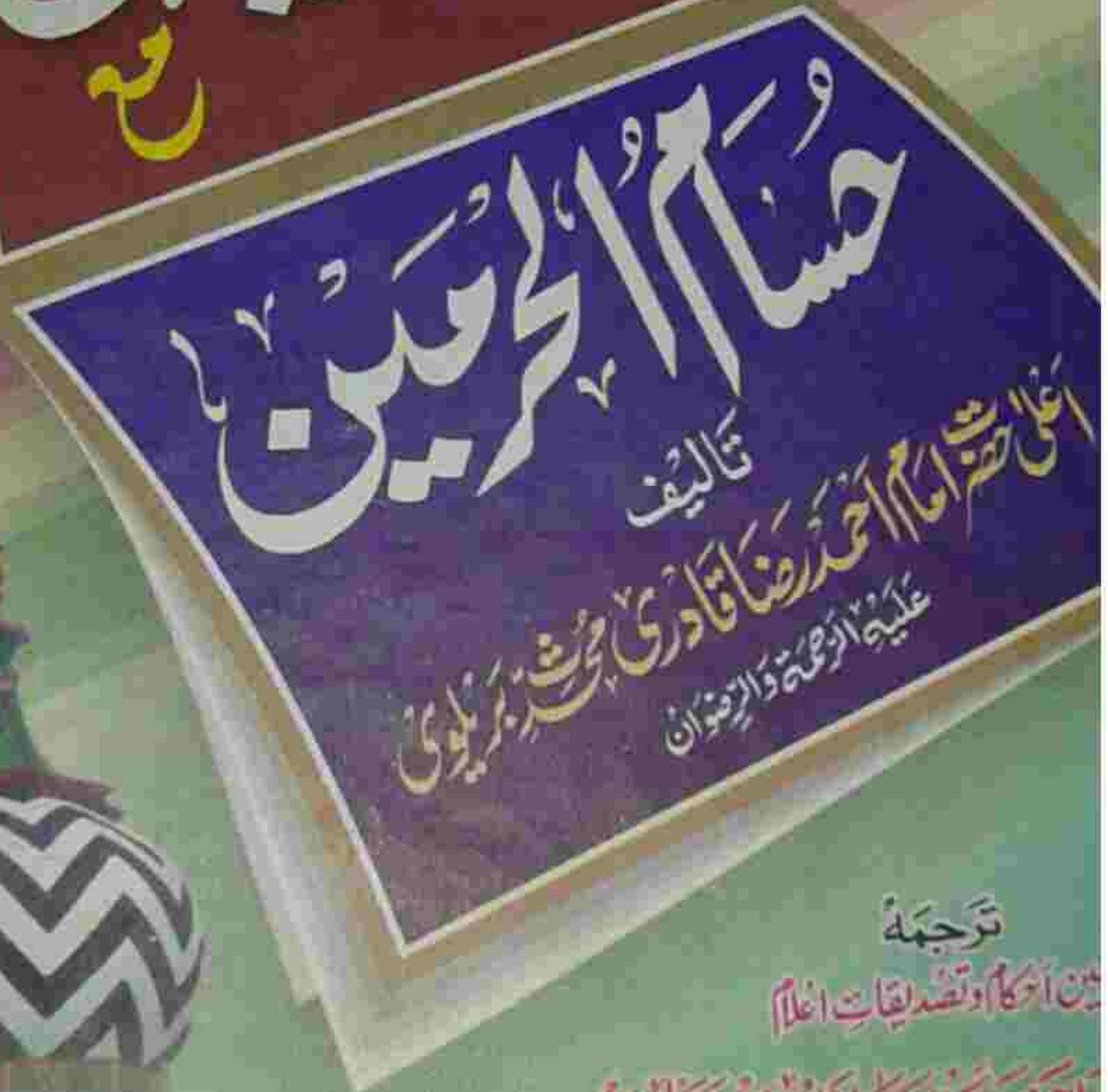
القاموس الوحید

جامع ترین مکمل عربی اردو لغت

تالیف

مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی
استاذ حدیث وادب عربی و معاون مہتمم دار العلوم دیوبند

مراجعہ و تقدیم

مولانا عمید الزمان قاسمی کیرانوی

جیسے " وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ "
فعلِ ماضی پر داخل ہوتا ہے تو کوئی اثر نہیں
کرتا جیسے " ما عابنی اَنْ سَبَقَنِی
الجُهَّالُ "۔
(۲) کبھی اَنَّ کا مخفف ہوتا ہے جیسے " عَلِمَ
اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی "۔
(۳) تفسیریہ بمعنی اَیْ۔ جیسے " فَاَوْحَیْنَا
اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ "۔
(۴) زائدہ برائے تاکید۔ جیسے " فَلَمَّا
اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ اَلْقَاهُ علی وَجْهِهٖ
فَارْتَدَّ بَصِیْرًا "۔

• إِنْ : (۱) حرفِ شرط بمعنی : اگر۔ دو فعل پر
داخل ہو کر ان کو جزم دیتا ہے جیسے
" اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ "
کبھی کبھی لَا نافیہ کے ساتھ مل کر بھی آتا ہے
جیسے " اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ "
(۲) برائے نفی۔ جیسے " اِنِ الْكَافِرُوْنَ
اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ "۔

عکسی
قرآن مجید
مترجم
ترجمہ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی
تاج کمپنی لاہور

أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ
يَكْتُبُونَ ﴿۸۰﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿۸۱﴾
سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۸۲﴾
فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾
وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَآءِ إِلٰهٌ وَّفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ
يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى
يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾ ع

آیاتها ۵۹ | (۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) | رکوعاتها ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿۲﴾ ۙ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا

کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑیگا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے ف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

هُمُ الظّٰلِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ

ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے ف۱۲۲ وہ فرمائیگا ف۱۲۳ تمہیں تو ٹھہرنا ہے

مّٰكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ﴿٧٨﴾

ف۱۲۴ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا انہوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنیوالے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم انکی آہستہ بات

نَجْوٰهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

اور انکی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے انکے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا

وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ

تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین کے رب کو عرش کے رب کو

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا

ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انہیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲ یہانتک کہ اپنے اس

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي

دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں

الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لئے ہے سلطنت

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور نہیں اس کی طرف پھرنا

اور وہ روز قیامت ہے ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے

(۴)

از بریلی

۱۹ صفر ۱۳۲۹ھ

وسیع المناقب جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

السلام علیکم علی من اتبع الہدیٰ

حضرت سید مقبول حسینی میاں دامت برکاتہم سے معلوم ہوا کہ آپ کے بعض حواریان بریلی نے آٹھ روز کے اندر بغرض مناظرہ "متعلقہ حسام الحرمین" آپ کو بلا دینے کا وعدہ کیا۔ فقیر نے یہ عریضہ جس کی نقل مرسل ہے، حضرت ممدوح کو لکھا اور آٹھ کی جگہ سولہ دن کی مہلت دی۔ سنا گیا ہے کہ آپ کے حواری بچھر گئے۔ اب بعض نے ہمت کی ہے۔ اس عریضہ اور "ابحاث اخیرہ" کی نقل اب ان کے ذریعہ سے آپ کو مرسل ہے۔ ہاں منہ جو کہنا ہو اپنی مہر و دستخط سے لکھ کر بھیجئے۔

جناباً! یہ کیا انصاف ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو گالیاں لکھنے کے لئے آپ ناحق بھی، اور مصنف، مناظر۔ "حفظ الایمان" کی تقریریں ملاحظہ ہوں۔ یہ ردّ وکد نہیں تو کیا ہے؟ اور جب اہل اسلام اپنے نبی ﷺ کے حقوق کا آپ سے مطالبہ کریں تو آپ یوں بے زبان و بے گوش بن جائیں، فقیر ہو کر دین و دنیا سے فارغ و بے ہوش بن جائیں۔

گفتہ ندارد کسے با تو کار | ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

یاد ہوا جب تک مولوی گنگوہی صاحب بقید حیات رہے۔ آپ کو کسی نے نہ پوچھا، جو جواب تھا ان سے تھا، وہ بقید ممات ہوئے اور آپ ان کی جگہ رکھے گئے۔ اب آپ سے مواخذہ ہے خصوصاً خود آپ کے لفظوں کا۔ دوسرا کیوں شارح بنے۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں۔

مصطفیٰ ﷺ کو گالیاں دینے کے لئے آپ تھے اور تاویل کو دوسرا آئے۔ جناباً! یہ کوئی دنیوی لڑائی نہیں، تیغ و تیر کا میدان نہیں، آپ ڈرتے کیوں ہیں؟ یا یہ سکوت اس لئے ہے کہ آپ سمجھ لیتے اور جانتے ہیں کہ جواب ناممکن ہے۔ اللہ اللہ اس سے کیا بہتر، مگر ایسا ہے تو سکوت کافی نہیں۔ اذا عملت سیئۃ فاحدث عنہ بالتوبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔

بتلاویگا کیا زید عمرو وغیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں یہ علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں اس تقریر سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ عبارت مذکور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مشابہ معاذ اللہ علم زید و عمرو وغیرہ کو نہیں کیا گیا اور لفظ ایسا ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا بلغار اہل لسان اپنے محاورات فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسا قادر ہے مثلاً تو کیا یہاں خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کو دوسرے کے قادر ہونے سے تشبیہ دینا مقصود ہے ظاہر ہے کہ ہر گز نہیں بلکہ اس شق پر جو محذور لازم کیا گیا اس میں غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے چنانچہ بعض مطلق علوم غیبیہ کے مراد لینے پر یہ خرابی بتلائی ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے الخ یعنی اس صورت میں آپ کی تخصیص نہ رہے گی بلکہ زید عمرو وغیرہ بھی اس صفت میں آپ کے شریک مشابہ ہو جائیں گے حالانکہ آپ کی صفات کمالیہ میں کوئی آپ کا شریک و مشابہ نہیں ہے اس لئے یہ شق باطل ہوئی اور اگر بزعم معترض تشبیہ کے لئے بھی ہو تب بھی علم زید و عمرو وغیرہ کو علم رسول سے تشبیہ نہیں دی گئی بلکہ مطلق بعض علوم سے جس کا ذکر اوپر ہے بلکہ بفرض محال اگر علم رسولؐ سے بھی تشبیہ ہوتی تب بھی من کل الوجوہ نہ ہوتی بلکہ صرف اتنے امر

جواب

مشفق مکرم سلمہم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم آپ کے خط کے جواب
میں عرض کرتا ہوں میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور
لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا
(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا چنانچہ اخیر میں

له یعنی غیب کی باتوں کا علم

عرض کروں گا (۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل
میں کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے
ہو سکتا ہے (۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً
یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب
کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا اب آخر میں اس
جواب کی تتمیم کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت
کی مزید توضیح کردوں جس کی بناء پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے گو کہ وہ
خود بھی بالکل واضح ہے اوّل میں نے دعویٰ کیا ہے کہ علم غیب جو
بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بواسطہ ہو
وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا

ہی چیز کا علم ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو وغیرہ کے لیے بھی حاصل ہے تو لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا سے وہی ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وھو قولہ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے پس اگر زید ہر مخفی ادنیٰ چیز کے علم حاصل ہونے کو بھی ... عالم الغیب کے اطلاق صحیح ہونے کا سبب بتلاتا ہے تو زید کو چاہیئے کہ ان سب کو عالم الغیب کہا کرے کیونکہ ان کو بھی بعض مخفی چیزیں معلوم ہیں خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے مطلب واضح ہو رہا ہے پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ نبوت کے لئے جو علوم لازم ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے انصاف شرط ہے جو شخص آپ کو جمیع علوم عالیہ شریفہ متعلقۂ نبوت کا جامع کہے اسے کیا وہ نعوذ باللہ زید و عمرو و صبی و مجنون و حیوانات کے علم کو مماثل آپ کے علم سے

جب مولانا نے خانصاحب کی یہ کیفیت دیکھی تو یقین ہوگیا کہ وہ ہرگز مناظرہ نہ کریں گے اور محض اتمام حجت کے لئے یہ رسالہ بسط البنان تحریر فرمایا۔

باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً

بخدمت اقدس حضرت مولانا المولوی الحافظ الحاج الشاہ اشرف علی صاحب مدت فیوضکم العالیہ۔ بعدہ سلام مسنون عرض ہے کہ مولوی احمد رضا خانصاحب (بریلوی) یہ بیان کرتے ہیں اور حسام الحرمین میں آپ کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپ نے حفظ الایمان میں اس کی تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ہے ایسا ہر بچے اور پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے اس لئے امور ذیل دریافت طلب ہیں (۱) آیا آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی کتاب میں ایسی تصریح کی ہے (۲) اگر تصریح نہیں تو بطریق لزوم بھی یہ مضمون آپ کی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے (۳) آیا ایسا مضمون آپ کی مراد ہے (۴) اگر آپ نے نہ ایسے مضمون کی تصریح فرمائی نہ اشارۃ المفاد عبارت ہے نہ آپ کا مراد ہے تو ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحتًہ یا اشارۃً کہے اسے آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر۔ بینوا و توجروا۔

بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفا عنہ

الجواب

مشفق مکرم سلمہم اللہ تعالےٰ، السلام علیکم آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں میں نے یہ خبیث مضمون[1] کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا (۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا چنانچہ اخیر میں

---

[1] یعنی غیب کی باتوں کا علم

عرض کرونگا (۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے (۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتہً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا اب آخر میں اس جواب کی تتمیم کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کردوں جس کی بنا پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے گو کہ وہ خود بھی بالکل واضح ہے اوّل میں نے دعویٰ کیا ہے کہ علم غیب جو بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالےٰ کے ساتھ اور جو بواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا

عرض کرونگا (۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتا ہے (۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا اب آخر میں اس جواب کی تتمیم کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کردوں جس کی بنا پر مجھ پر تہمت لگائی گئی ہے گو کہ وہ خود بھی بالکل واضح ہے اول میں نے دعویٰ کیا ہے کہ علم غیب جو بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہوسکتا ہے مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں اور اس دعوی پر دو دلیلیں قائم کی ہیں وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوئی ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا یعنی محض اس بنا پر کہ آپ کو علوم غیبیہ بواسطہ حاصل ہیں آپ کو عالم الغیب کہنا اگر صحیح ہو تو اس سے اگر کل غیر متناہیہ مراد ہوں تو وہ نقلاً اور عقلاً محال ہے اور اگر بعض علوم مراد ہوں گو وہ ایک

حفظ الایمان ۴۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قد افلح من زکٰها وقد خاب من دسّٰها

الانسان فی القرآن

یعنی

قرآن مجید کی روشنی میں انسان کے مختلف حالات و مقامات

از ارشادات

سراج السالکین شمس العارفین حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب

حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

خلیفہ مجاز عاشق ربانی مجدد قطب زمان حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف

بخواہش

زیب سجادہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی حضرت کیلیانوالہ شریف گوجرانوالہ

الناشر

المکتبۃ السعیدیہ

متصل حضرت شاہ محمد غوث، لاہور

القاموس الوحید
تالیف
مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی
استاذ حدیث وادب عربی ومعاون مہتمم دارالعلوم دیوبند
مولانا عمید الزماں قاسمی کیرانوی
کتب خانہ حسینیہ دیوبند

تَشْبِیْہُ الْمَسْجُوْنِیْنَ : قیدیوں کا حلیہ اور نشان انگوٹھا، شناخت نامہ۔

الشِّبْہُ : مثل، مانند۔ جیسے: ھذا شِبْہُہٗ فُلَانٍ (۲) تصویر، نقل (۳) مشابہت
ج : اَشْبَاہٌ۔

شِبْہُ اِقْطَاعِیٌّ : نیم جاگیردارانہ

ـبْہُ جَرِیْمَۃٍ : نیم جرم۔

ـبْہُ الْجَزِیْرَۃِ : جزیرہ نما۔

ـہُ رَسْمِیٌّ : نیم سرکاری۔

ـہُ الْقَارَّۃِ : برصغیر۔

ـہٌ : مشابہت، شباہت، ہم شکلی (۲) تصویر، نقل (۳) پیتل ج : اَشْبَاہٌ۔

ـۃٌ : شک، شبہ (۲) مبہم اور غیر واضح (۳) التباس، بے امتیازی ... غیر واضح الحکم چیز جس کی حلت ... ت یا برحق ہونا و بطلان واضح ... ج : شُبَہٌ۔

... ، مانند۔ ھذا شَبِیْہُہٗ ... م شکل، ہم وصف (۲) ... نہ ج : شِبَاہٌ و اَشْبَاہٌ ... قرآنی جس میں مختلف ... ال ہو۔ قرآن پاک ... ہ آیَاتٌ مُحْکَمَاتٌ ... اب و اُخَرُ مُتَشَابِہَاتٌ ... ان۔

... ند، ہم شکل ... ملتے جلتے اوصاف

جرائم پیشہ۔

اَلْمُشَبَّہُ : وہ شے جسے کسی دوسری شے کے ساتھ کسی صفت میں تشبیہ دی جائے۔ جیسے: رَجُلٌ کَالْاَسَدِ میں الرَّجُلُ۔

اَلْمُشَبَّہُ بِہٖ : وہ شے جس کے ساتھ کسی صفت میں کسی کو تشبیہ دی جائے جیسے: رَجُلٌ کَالْاَسَدِ میں اَسَدٌ

وَجْہُ الشَّبَہِ : وہ صفت جس میں دو چیزوں کو ایک دوسرے کا مشابہ بنایا جائے۔ جیسے: رَجُلٌ کَالْاَسَدِ میں وصف مشترک شجاعت وجہ شبہ ہے۔

اَلْمُشَبِّہَۃُ : ایک مذہبی فرقہ جو خالق کو مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے۔

• شَبَا الشَّیْءُ ـُ شُبُوًّا : بلند ہونا

ـــ الْفَرَسُ : گھوڑے کا دو ٹانگوں پر کھڑا ہونا۔

ـــ وَجْہُہٗ : چہرے کا کسی تغیر کے بعد چمک اٹھنا۔

ـــ النَّارَ : آگ جلانا۔

اَشْبَی الشَّجَرُ : درخت کا لمبا اور گھنا ہونا۔

ـــ عَلٰی فُلَانٍ : مہربان ہونا، مدد دینا

ـــ فُلَانٌ : ذہین و ہوشیار اولاد والا ہونا۔

ـــ فُلَانًا : اعزاز و اکرام کر...

پر کھڑا ہونے والا ... آدمی۔ ج : شَبَا...

شَبُوْۃُ : (غیر منصرف) ... الشَّبُوَّۃ بھی کہتے ... بچھو، تیلی اور دلیر ...

شت

• شَتَّتَ الْاَشْیَاءَ ... بکھرنا، منتشر ہو ... الدِّیَارُ بِفُلَا... دور ہوگیا۔ و ش... غم یا عشق و محب... بے چین کر دیا ...

شَتَّتَ الْاَشْیَاءَ ...

اَشَتَّ الْقَوْمَ : ش... ہیں : اَشَتَّ... نے مجھے اپنے ...

شَتَّتَ الْاَشْیَاءَ ... کرنا۔ بکھیرنا ...

تَشَتَّتُوْا : منتشر ... ہو جانا۔ کہتے ... ان کا شیرازہ ...

تَشَتَّتَتِ الْاَشْیَا...

الشَّتَاتُ : پراگن... متفرق و منتشر ... بگڑا ہوا معا...

ج شوابک۔
الشَّبَّاكُ۔ جال بنانے والا۔
الشُّبَّاكُ۔ دریچی جس میں لکڑی یا لوہے
کی چھڑیں لگی ہوئی ہوں۔ کھڑکی۔ ج شبابیک
الشُّبَّاک: شکاری کا جال۔ شکاری۔ گویا کہ
شابک کی جمع ہے۔ جیسے قاری کی جمع قرّاء
الشَّبَائِکُ۔ جھگڑے۔
المُشَبَّکُ۔ ایک قسم کا کھانا۔
شَبَلَ (ن) شُبُولًا۔ الغُلَامُ: لڑکے کا
نعمت میں بڑھنا اور جوان ہونا۔ صفت
بل) — فِی بَنِی فُلَانٍ: پرورش پانا۔
شَبَلَ۔ عَلَیْہِ: مہربانی کرنا۔ مدد کرنا۔
ت المَرْأَۃُ عَلَی اَوْلَادِھَا: شوہر کی وفات
بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور نکاح نہ کرنا۔
شبل۔ شیر کا بچہ جب کہ شکار کرنے کے
جائے۔ ج اَشْبَال وشِبَال واَشْبُل
ب۔ اَبُو الأَشْبَالِ: شیر۔
مُشْبِلٌ) بچوں والی شیرنی۔
مَشْبُولٌ) بہت شیر کے بچوں والی جگہ
ن) شَبْمًا وشَبَمًا۔ الجُدَیُ: بکری
منہ میں بھوبتی لگانا۔
س) شَبِمًا۔ المَاءُ: پانی کا ٹھنڈا ہونا
سردی۔
ح۔ شام یا بھوک کے ساتھ صبح
: ہتھیار۔ زہر۔ موت۔
الشِّبَمُ۔ لکڑی جو بکری کے بچہ
میں جائے تاکہ دودھ نہ پیئے۔
قع کے دو دھاگے جنکو عورتیں

نتھی لگا ہوا بکری کا بچہ۔ بھوکا۔
شبنا۔ الغلام: لڑکے کا

الشَّبِیْنُ والإِشْبِیْنُ۔ دلہا کا خدمتگار
شَبِیْنَۃ وإِشْبِیْنَۃ: دلہن کی خدمت گار (کلمہ
سریانیہ ہے)
الشَّبَارِقُ والأُشْبَارِقُ والشَّبَّارِقِیُّ۔
سرخ چہرے اور مونچھوں والا۔
شَبَّھَہٗ۔ اِیَّاہُ وبِہٖ: تشبیہ دینا تمثیل
دینا۔ شَبَّہَ عَلَیْہِ الأَمْرَ: مشتبہ کرنا۔ شُبِّہَ الشَّیْءُ
مشکل ہونا۔
شُبِّہَ۔ عَلَیْہِ الأَمْرُ: مشتبہ کیا جانا۔
أَشْبَھَہٗ وشَابَھَہٗ۔ مانند ہونا۔ مشابہ ہونا
کہتے ہیں " اَشْبَہَ فُلَانٌ اُمَّہٗ " فلاں اپنی ماں
کے مشابہ ہے۔ یعنی عورت کی مانند عاجز و
ضعیف ہے۔
تَشَبَّہَ۔ بہ: مانند ہونا۔ عمل میں مشابہت کرنا۔
تَشَابَہَ۔ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے
مشابہ ہونا — الأَمْرُ: متشابہ یعنی غیر محکم ہونا۔
اِشْتَبَھَا۔ ایک دوسرے کے مشابہ ہونا
اِشْتَبَہَ فِی الأَمْرِ: صحیح ہونے میں شک کرنا —
الأَمْرُ عَلَیْہِ: پوشیدہ اور مشتبہ ہونا۔
الشِّبْہُ والشَّبَہُ۔ مثل مانند۔ ج اَشْبَاہ
ومَشَابِہ جیسے (حسن ومحاسن) الشَّبَہُ: مشابہت
ایک خاردار نباتات جس کے پھول سرخ ہوتے ہیں
(الشِّبْہُ والشَّبَہُ والشُّبْھَانُ والشِّبْھَانُ) پیتل
الشُّبْھَۃُ۔ مثل۔ التباس۔ شک۔ جس
میں حق وباطل یا حلال وحرام کا التباس ہو۔
ج شُبَہٌ وشُبُھَاتٌ۔
الشَّبِیْہُ۔ مثیل۔ ایک جیسے۔ ج شِبَاہ
المُشْتَبَہُ والمُشْتَبِہُ۔ مِنَ الأُمُوْرِ: مشکل۔
جس میں التباس واقع ہو۔ کہا جاتا ہے " اِیَّاکَ
والمُشْتَبِھَاتِ " اپنے آپ کو امور مشکلہ سے بچاؤ۔
شَبَا یَشْبُوْ شُبُوًّا۔ الشَّیْءُ

أَلِيمٌ ۝ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ

عذاب ہے۔ اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے

سَلَامٌ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

اکرام سلام ہے ف۶۱ کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف۶۲ جیسے پاکیزہ درخت

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ

جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے

حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

رب کے حکم سے ف۶۳ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں

يَتَذَكَّرُونَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ

ف۶۴ اور گندی بات ف۶۵ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف۶۶ کہ زمین کے اوپر

مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ۝ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں ف۶۷ اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ

حق بات ف۶۸ پر دنیا کی زندگی میں ف۶۹ اور آخرت میں ف۷۰ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے

الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ

ف۷۱ اور اللہ جو چاہے کرے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت

اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ

ناشکری سے بدل دی ف۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا وہ جو دوزخ ہے اسکے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ

فرمایا کیا تجھے یقین نہیں وہ۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے وہ۵۴۴ فرمایا

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

تو اچھا چار پرندے لیکر اپنے ساتھ ہلالے وہ۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے وہ۵۴۶ اور جان رکھ کہ اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ۵۴۷ اُس

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں وہ۵۴۸ ہر بال میں سو دانے وہ۵۴۹

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ

اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جسکے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو اپنے

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ۵۵۰ پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں

مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

نہ تکلیف دیں وہ۵۵۱ اُن کا نیگ اُن کے رب کے پاس ہے اور اُنھیں نہ کچھ اندیشہ ہو

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

نہ کچھ غم اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا وہ۵۵۲ اس خیرات

صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو وہ۵۵۳ اور اللہ بے پروا علم والا ہے اے

اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے آپ نے بشارت سُن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس ...
دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے تب آپ نے یہ دُعا کی (خازن) وہ۵۴۳ اللہ تعالیٰ ...
ایمان و یقین کا علم ہے باوجود اس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا ...

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا

وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹ اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰ تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ یہ وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا

لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے

مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ

کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

جگمگا اٹھا اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵

صُمٌّ ۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اترتا پانی

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ

کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی اس میں چلنے لگے ف۳۰

ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض براہِ فریب و استہزاء اس لئے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے
کے طور پر کیا یہ اسلام کا انکار ہوا ۔ مسئلہ انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ استہزاء و تمسخر کفر ہے ۔ شانِ نزول
ی ، ایک روز انہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن ابی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں
ابی نے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعر
کی رضی اللہ تعالٰی عنہم ، حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

لے کر آیا تو انہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵ اور ان میں کسی کو

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

چنگھاڑ نے آلیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور ان میں

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالیے ہیں ف۱۰۱

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۲ اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

گھر ف۱۰۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

پوجا کرتے ہیں ف۱۰۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے

...رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہے...

ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر...

ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي.

رمیری طرح کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے پاؤں میرا بار نہیں اٹھا پاتے۔

٧٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ. وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ.

٧٨٧۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے خالد کے واسطے سے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے ح اور کہا کہ مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کے واسطے سے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ چند صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا چلا تو ابو حمید ساعدی نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تفصیلات تم سب سے زیادہ یاد ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک لے جاتے، جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح تھام لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ درست ہو جاتے۔ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلا ہوا ہوتا اور نہ سمٹا ہوا۔ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا رکھتے اور جب آخری مرتبہ بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر لیتے۔ پھر مقعد پر بیٹھتے۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے حدیث سنی اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے اور ابن حلحلہ نے ابن عطاء سے اور ابو صالح نے لیث سے كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ نقل کیا ہے اور ابن المبارک نے یحییٰ بن ایوب کے واسطے سے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے حدیث میں كُلُّ فَقَارٍ بیان کیا [1]

[1] یہ حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہے لیکن سب میں راوی محمد بن عمرو بن عطاء ہیں لیکن انھوں نے خود ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ ان سے ایک دوسرے شخص نے حدیث بیان کی جن کا نام ان روایتوں میں نہیں ہے لیکن بعض دوسری روایتوں میں ان کے نام کی تصریح ہے۔

۷۲۷۵
احادیث و معارف نبوی ﷺ کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

دار الاشاعت

... اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ف۵۰ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتب اعمال فرشتوں ...

جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا

ف۵۳ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں نے انہیں آ لیا

أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا

اور سمجھ لئے کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ کو پکارتے ہیں نرے اس کے بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے

مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ

ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے ف۵۵ پھر اللہ جب انھیں بچا لیتا ہے جبھی وہ زمین

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ

میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۵۶ اے لوگو تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے

الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾

جیتے جی برت لو پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے اس وقت ہم تمہیں جتا دیں گے جو تمہارے کوتک تھے ف۵۷

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ

دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے

نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ

اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار

الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَآ

لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی ف۶۰

أَتَاهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ

ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں

بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاللَّهُ يَدْعُوٓا

ف۶۲ ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے ف۶۳ اور اللہ سلامتی

ف۵۳ یعنی کشتیاں۔

ف۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

ف۵۵ تیری نعمتوں کے شکر پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کریں گے۔

ف۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ف۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے۔

ف۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔

ف۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔

ف۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہو گئیں پھل پک گئے ایسے وقت۔

ف۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔

ف۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے ف۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلمات شکوک و اوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی سے باخبر ہوں۔

وَعِيدِ ﴿١٤﴾ ...

... ہیں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور ...

جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّآءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُۥ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُۥ

جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا

وَيَأْتِيهِ ٱلْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَآئِهِۦ

اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مریگا نہیں اور اسکے پیچھے ایک

عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ مَّثَلُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَٰلُهُمْ كَرَمَادٍ

گاڑھا عذاب ف۴۱ اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں ف۴۲

ٱشْتَدَّتْ بِهِ ٱلرِّيحُ فِى يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا۟

جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا

عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلضَّلَٰلُ ٱلْبَعِيدُ ﴿١٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ خَلَقَ

یہی ہے دور کی گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے

کی کوئی اصل نہ رہی۔

ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی (اللہ کی پناہ)۔

ف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا (نعوذ باللہ من عذاب النار ومن غضب الجبار)۔

ف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبرگیری وغیرہ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لئے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے۔

ف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزا منتشر ہو گئے اور اس میں کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔

جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے ف۲۶ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلا نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان پھٹ جائیگا تو گلاب کے پھول سا ہو جائیگا ف۳۰ جیسے سرخ نری

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ إِنسٌ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی

وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ

اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے

بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ

اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی
نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس
بلا سے بچا سکو۔

ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ
حضرت مترجم قدس سرہ)۔

ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائینگے
آسمان پھٹے گا۔

ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت
گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان
گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا
لوگ موقف میں جمع ہونگے۔

کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں
ں گی۔

پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں
جائیں گے اور گھسیٹ کر
جائیں گے اور یہ بھی

ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ۹۹ تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے

أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ

اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ

بے گنتی اور جو کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں

الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ

کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب

فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ

پایا تو اُس نے اسکا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے ۹۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے دریا

لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ

میں ۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ

ایک پر ایک ۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ۹۴ اور جسے

اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي

سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔

۸۶ اور ہاتھ کے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔

۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرتے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔

۸۸ اس کے وقت پر۔

۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے

ع ۵ ۶ ۱۱

يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا

دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی

التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ

تھی ف۱۳ پھر انھوں نے اسکی حکم برداری نہ کی ف۱۴ گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ف۱۵ کیا ہی

اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام لکھنے اور کتاب سے کچھ
پڑھتے نہ تھے اور یہ آپکی فضیلت تھی کہ غایت
حضور علم سے اسکی حاجت نہ تھی خط ایک صنعت
ذہنیہ ہے جو آلہ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو
ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اسکے زیر فرمان ہو اسکو
اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت
نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزہ عظیمہ ہے
کا تبو نکو علم خط اور رسم کتابت کی تعلیم فرماتے اور
اہل حرفت کو حرفتوں کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی
و اُخروی میں اللہ تعالیٰ نے آپکو تمام خلق سے اعلم کیا ف۴ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف۵ عقائد باطلہ و اخلاق رزیلہ وخبائث جاہلیت و قبائح اعمال سے ف۶ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت و
فقہ ہے یا احکام شریعت و اسرار طریقت ف۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف۸ کہ شرک و عقائد باطلہ وخبائث اعمال میں گرفتار تھے اور انہیں مرشد کامل کی
شدید حاجت تھی ف۹ یعنی اُمیوں میں سے ف۱۰ اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں انکو ف۱۱ انکا زمانہ نہ پایا انکے بعد
آئے یا فضل و شرف میں انکے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث و قطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پا سکتے ف۱۲ اپنے خلق پر کہ اس نے انکی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ف۱۳ اور اسکے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں ف۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت و صفت دیکھے
کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے ف۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں

الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا

کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا ۶۱

الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَ

سخت عذاب ہے ۶۲ اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اسکی رضا ۶۳ اور

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ

جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ۶۶ تیار ہوئی ہے

لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي

نہیں پہونچتی کوئی مصیبت زمین میں ۶۷

كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ

قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ اعْلَمُوا أَنَّ

مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا

أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ

رضائے الٰہی کے طالب بنو اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری

کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی